علمائے برصغیر اور مطالعۂ مسیحیت

شمس العلماء امداد امام اثر

ماہنامہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے شمارہ بابت نومبر ۱۹۹۴ء میں جناب حسین عارف نقوی کی مرتبہ کتابیات " برصغیر میں مطالعۂ مسیحیت اور شیعہ علماء" شائع ہوئی ہے۔ اس میں شمس العلماء امداد امام اثر کے ایک رسالہ "معیار الحق" کا ذکر ہے۔ شمس العلماء امداد امام اثر جو اُردو ادب میں "کاشف الحقائق معروف بہ بہارستانِ سخن" کے مؤلف کی حیثیت سے متعارف ہیں، بہت وسیع المطالعہ عالم تھے[1]۔

شمس العلماء سیّد امداد امام اثر ۱۷ اگست ۱۸۴۹ء کو موضع سالار پور (ضلع پٹنہ) میں پیدا ہوئے۔ اُن کے خاندان میں علم و فضل کی روایت نسل در نسل چلی آ رہی تھی۔ اُن کے والد شمس العلماء سیّد وحید الدین خان بہادر صدر الصدور اور "مجسٹریٹ ضلع" رہ چکے تھے۔ دادا سیّد امداد علی خان بہادر بھی صدر الصدور اور حاکم فوجداری تھے۔ پردادا سیّد امام علی حاکم مال تھے۔

سیّد امداد امام کی تعلیم باقاعدہ کسی کالج یا یونیورسٹی میں نہ ہوئی تھی، مگر ایک خوشحال اور تعلیم یافتہ خاندان کے چشم و چراغ ہونے کے باعث اُن کی تعلیم پر باقاعدہ توجہ دی گئی۔ اُن ہی کے الفاظ میں اُن کے والد ماجد نے[2] "حتی المقدور [اُن] کی تعلیم میں کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی۔ خود بہت سی عربی و فارسی کتابیں پڑھائیں اور جب ہجوم کار سے عدیم الفرصت رہنے لگے تو باوقاتِ مختلف چند معلّم یکے بعد دیگر مقرّر فرماتے گئے"۔

سیّد امداد امام اثر اثنا عشری مسلک پر عامل تھے۔ اس حوالے سے اُنہوں نے "مصباح الظلم" [رام پور: اسٹیٹ پریس (۱۹۱۳ء)، ۴۲۴ ص] اور "کتاب الجواب معروف مناظر المصائب" دو کتابیں تالیف کیں۔ "کاشف الحقائق" میں حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب کا بیان اُن کے مذہب و مسلک کا نمائندہ ہے[3]۔ جدید یورپی تعلیم سے چنداں خوش نہ تھے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں[4]۔

> مجھے وہ زمانہ یاد ہے کہ جب مسلمانوں میں نماز ایک ضروری فرض خداوندی سمجھی جاتی تھی اور بے نماز کو پیروانِ اسلام گمراہ اور قابلِ احتراز سمجھتے تھے، اور اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ نماز گزار ذلیل اور بے وقوف سمجھا جاتا ہے۔ یورپین تعلیم کا یہی تقاضا ہے کہ

نماز، روزہ، حج، خُمس اور زکوٰۃ کو نئی روشنی والالایعنی فعل سمجھتے ہیں۔ [کذا] یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، اس لیے کہ یورپین تعلیم کا وہی اثر یورپین عیسائیوں پر ہوتا ہے یعنی یورپین عیسائی کی عیسائیت بھی اسی قدر ضعیف ہو جاتی ہے، جیسا کہ یورپین تعلیم سے مسلمانوں کے اسلام میں ضعف آجاتا ہے--- یورپین تعلیم جو عیسائی اور مسلمان دونوں کو اپنے اپنے مذہب میں ضعیف کر دیتی ہے، اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ تعلیم خس برابر روحانی انداز نہیں رکھتی ہے۔ اس تعلیم کو معاد سے کوئی بحث ہی نہیں ہے۔ اس تعلیم کی غرض معاش ہی معاش ہے۔ تعجب ہے کہ اس نقصان عظیم پر بھی یہ تعلیم بنی آدم کےلیے مفید سمجھی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابنائے زمانہ کے نزدیک انسان بے روح بنا ہے اور جب بے روح اس کی خلقت واقع ہوتی ہے تو اس کو روحانی تعلیم کی حاجت ہے۔ چہ دانست میں تمام یورپ کی حالت قابلِ گریہ ہے---

شمس العلماء امداد امام کی پہلی شادی جسٹس شرف الدین کی بڑی بہن سے ہوئی تھی، اور ان اہلیہ سے اُن کی اولاد میں سر علی امام اور حسن امام نے بہت نام پیدا کیا، مگر شمس العلماء اپنے کامیاب صاحبزادوں کی "عدمِ مذہبیت" سے ناخوش تھے۔ ۱۹۰۹ء میں جب اُن کی عمر ساٹھ سال کی تھی، دوسری شادی کی۔ سبب کیا تھا؟ اُن ہی کے الفاظ میں پڑھیے[۵]۔

میرا سن شادی بیاہ کا نہ تھا، مگر کیا کرتا --- علی امام، حسن امام کرستان ہو گئے۔ کلمۂ توحید پڑھنے والا میری نسل میں نہ رہا۔ مجبوراً شادی کر کے دوبارہ نسل جاری کرنی پڑی۔---

شمس العماء کی یہ "مذہبیت" ہی تھی کہ دوسری زوجہ سے ہونے والی اپنی اولاد کے بارے میں ایک عزیز کے نام وصیّت میں لکھا[۶]۔

بابو! میری وصیّت ہے کہ میرے بعد میرے بال بچوں کے والی و کفیل آپ ہوں۔ علی امام، حسن امام سے اُن کا کوئی واسطہ نہ ہو۔ میں جانتا ہوں، آپ سنّی ہیں۔ آپ کی تربیّت میں میرے بچے شیعہ نہ رہ سکیں گے۔ یہ مجھے گوارا ہے، موحدو مسلمان تو رہیں گے۔ کرستان تو نہ ہو جائیں گے۔ لہذا آپ جان لیجیے کہ میری وصیّت پر آپ عمل کریں گے۔

شمس العلماء امداد امام اثر کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں انگریزی حکومت نے اُنہیں ۱۸۸۹ء میں "شمس العلماء" کا خطاب دیا تھا، دوبارہ ۱۹۰۹ء میں "نواب" کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں بھرپور علمی، ادبی اور دینی زندگی گزارتے ہوئے فوت ہوئے۔

مطالعۂ مسیحیت کے حوالے سے شمس العلماء سے دو تحریریں یادگار ہیں۔ "معیار الحق" کا ذکر زیرِ

نظر مضمون کے آغاز میں کیا چکا ہے۔ دوسری کتاب "فوائد دارین" ہے۔ "معیار الحق" کم از کم دو بار شائع ہوئی ہے، البتہ "فوائد دارین" صرف ایک بار شائع ہو سکی۔ آج ان کے نسخے بہت کم یاب ہیں۔ جناب سیّد مظفر اقبال نے ان کتابوں کے بارے میں حسبِ ذیل معلومات فراہم کی ہیں[7]۔

معیار الحق

(مطبوعہ مطبع اصح المطابع۔ لکھنؤ۔ سنہ طبع ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء بار دوم، تعداد صفحات ۴۸ اور سائز ساڑھے تیئس ضرب ساڑھے پندرہ سنٹی میٹر س-م)

عیسائی پادریوں نے حضور اکرم ﷺ پر یہ اتہام لگایا تھا کہ آپ نے اپنے متبنیٰ حضرت زیدؓ سے حضرت زینبؓ کی شادی کی اور پھر معاذ اللہ محض خواہشِ نفسانی کے تحت طلاق دلا کر خود شادی کر لی۔ اس کے جواب میں تاج العلماء السیّد علی محمد نے ایک رسالہ "تنقیدِ جدید" بڑی کاوش سے لکھا تھا۔ امداد امام اثر نے اسی کی تائید میں یہ کتاب لکھی ہے اور پادریوں کے اعتراض کا جواب بہت ہی مدلّل طور پر دیا ہے۔ عبارت میں صفائی اور پختگی ہے۔ [نمونہ ملاحظہ ہو۔][8]۔

> کفارِ عرب کا جو سخت اعتراض آں حضرت کے اس نکاح پر تھا، وہ اور ہی پہلو پر تھا اور وہ یہ ہے کہ یہ نکاح آں حضرت نے اپنے بیٹے کی عورت سے فرمایا جو رواجِ ملکی کے محض خلاف میں تھا۔ کفارِ عرب کی آنکھ میں اس نکاح کی معیوب شکل نظر آنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ صلبی بیٹے کے برابر پسر متبنیٰ کو بھی جانتے تھے، جیسا کہ اس وقت میں ہنود جانتے ہیں اور کسی ولد صلبی اور ولد متبنیٰ میں فرق نہیں کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس اعتراض کا زور رواج تبنیت کے زور پر مبنی تھا، مگر جب اسلام نے تبنیت کو کوئی شئے قائم نہیں رکھا تو اُس کے ساتھ وہ اعتراض بھی رفع ہو گیا۔

فوائدِ دارین

(مطبوعہ برقی پریس، سبزی باغ پٹنہ، سنہ طبع درج نہیں ہے۔ تعداد صفحات ۱۶۳ اور سائز ساڑھے چوبیس ضرب ساڑھے پندرہ سنٹی میٹر س-م)

دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ عیسائی عقائد حضرت مسیح کے اصل دین سے کوئی تعلق نہیں رکھتے حضرت مسیح کا دین قرآنی ارشادات کے ساتھ مطابقت رکھتا تھا اور اب صفحۂ ہستی سے معدوم ہو چکا ہے، اور موجودہ مسیحیت ادیان مشرکینِ سابق کی جانشین کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب بہت ہی محققانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ عبارت میں "معیار الحق" ہی کی طرح صفائی، سادگی اور روانی ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو[9]۔

واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے بڑے حامی سینٹ اتھینسیس (St Athanaseas) گزرے ہیں۔ یہ بزرگ ۲۹۷ میں پیدا ہوئے تھے اور اُن کی رحلت کا سال ۳۷۳ء ہے۔ موصوف اسکندریہ کے بیشاپ (Bishop) تھے اور حضرات عیسائیین ان کو سینٹ یعنی ولی کے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ یہ سینٹ صاحب چند رسالوں کے مصنّف بھی نظر آتے ہیں اور اہلِ تثلیث اُنہیں امامِ دین سمجھتے ہیں۔ ان کے ادعائی اقوال (Dogmas) بہت ہیں اور اُن کے سارے مذہب کا مدار اُنہیں ادعائی اقوال پر ہے۔ اپنی تصنیفات میں امام موصوف زوروں کے ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام "بیٹا خدا" اور خدائے عالم "باپ خدا" ہیں، مگر حالت یہ ہے کہ اس زور شور پر بھی مسیح علیہ السلام نہ خدا ثابت ہوتے ہیں اور نہ خدا کے بیٹے۔ بیٹے تو درکنار متبنیٰ تک نہیں ثابت ہوتے ہیں۔ واقعی "عیسائیت" موجودہ کچھ عجیب مذہب ہے کہ جسے عقلِ سلیم قبول نہیں کر سکتی ہے۔ تعجّب یہ ہے کہ یورپ سا پُراز علم و دانش براعظم اور ایسے عقائد کا مبتلا صدیوں سے رہا ہے کہ جس کو خیال کر کے دل کو سخت تنفّر پیدا ہوتا ہے، مگر الحمدللہ کہ اب یورپ کے مذہبی خیالات میں دل خواہ انقلاب کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں اور اُمید ہوتی ہے کہ فضلِ خدا شامل ہوگا۔ الحق یعلوا والا یعلیٰ۔

حواشی

۱۔ اُن کی تالیفات میں "مراۃ الحکماء" فلسفہ سے متعلق ہے۔ "فسانۂ ہمت" بنیادی طور پر ایک ناول ہے مگر اس میں فلکیات، فلسفہ اور تاریخ و جغرافیہ کے مباحث پر اظہار کیا گیا ہے۔ "کتاب الاثمار" اور "کیمیائے زراعت" علم نباتات سے متعلق ہیں۔ "مصباح الظلم" اور "کتاب الجواب" مذہبیات کے ذیل میں آتی ہیں۔ "کاشف الحقائق" اُردو تنقید، نیز مشرقی اور مغربی شاعری کے تقابلی مطالعے پر مبنی ہے۔

۲۔ امداد امام اثر، کاشف الحقائق (مرتبہ ڈاکٹر وہاب اشرفی)، نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو (۱۹۸۲ء)، ص ۴۶-۴۷

۳۔ ایضاً، ص ۲۷۹-۳۲۵

۴۔ ایضاً، ص ۶۸۳-۶۸۴

۵۔ مقدمہ "کاشف الحقائق" حاشیہ ۲، ص ۷

۶۔ ایضاً، ص ۹

۷۔ سیّد مظفر اقبال، بہار میں اُردو نثر کا ارتقاء: ۱۸۵۷ء سے ۱۹۱۴ء تک، پٹنہ (۱۹۸۰ء)، ص ۱۰۰-۱۰۱

۸۔ معیار الحق، ص ۲۹-۳۰

۹۔ فوائد دارین، ص ۲۵

[حواشی ۸-۹ سیّد مظفر اقبال کی تالیف سے من و عن نقل کیے گئے ہیں۔ اُن کی کتابیاتی تفصیل متن میں آگئی ہے۔ ادارہ]